رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴
987
PESHAWAR Cantt

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ر ماہ اخاء ۱۳۲۶ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چار بجے بعد دوپہر کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یومیہ شنبہ

فی پرچہ ۱؎

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۲۴ر ماہ اخاء ۱۳۲۶ہش | ۹ر ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۴

یہ کام کا وقت ہے

آئے دن اخباروں میں یہ خبر شائع ہوتی رہتی ہے۔ کہ فلاں جگہ پر جو مسلمانوں پر ظلم و ستم غیر مسلموں کی طرف سے ہؤا ہے۔ اس کو سنکر فلاں جگہ کے قبائلی جوش میں آگئے ہیں۔ اور وہ یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ناحق ظلم ہوتا دیکھتا ہے۔ تو قدرتاً اس کے دل میں جوش کا اس اس پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ہم اس کا مطلب نہیں سمجھتے کہ اس جوشی کا اعلان اخباروں میں متواتر کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سے سوا اس کے کہ دشمنوں کو اور بھی ظلم و ستم پر اکسایا جائے۔ اور کوئی فائدہ نہیں۔

شاید ہم غلطی پر ہوں۔ لیکن مسلمانوں پر ہمیں ذاتی طور پر ہمیشہ سے ہی اعتبار و من رہا ہے کہ انہیں بلند بانگ دعاوی کرنے کی تو بہت عادت ہے لیکن ان دعاوی کے مطابق کام کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جس کا صریح نقصان یہ ہوتا ہے۔ کہ ان تعلیموں کی وجہ سے دشمن کے ہاتھ میں ایک عذر آجاتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو مزید نقصان پہنچانے پر تل جاتا ہے۔ بیشک سکھ اور ہندو نے بھی ایسے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دعاوی کئے ہیں۔ اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس پر عمل بھی فوراً شروع کر دیتے ہیں۔ یا پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند دن ہوئے کہ ماسٹر تارا سنگھ نے کہا تھا کہ مغربی پنجاب سے آمدہ غیر مسلموں کے لئے یو۔ پی سے بھی مسلمانوں کو اخراج کر دیا جائیگا۔ ماسٹر جی کی یہ دھمکی ایک سوچی سمجھی ہوئی پلان کے ماتحت تھی۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ اور یو۔ پی سے مسلمانوں کو اخراج کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے مکانات اور جائیدادیں ہندوؤں میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی جگہ پنجاب سے ہندو اور سکھ لائے جا رہے ہیں۔ جس طرح مشرقی پنجاب سے انہیں نکالا گیا ہے۔ پھر ریاست کشمیر نے پاکستان کو دھمکی دی ہے۔ کہ وہ کسی بیرونی دوست کی مدد طلب کریگی۔ یہ دھمکی صرف برائے نام تھی۔ در اصل ریاست نے جس دوست سے مدد لینے کا کہا ہے۔ اس کے ایجنٹ پہلے ہی ریاست میں گھس کر مسلمانوں کو مار مار کر وہاں سے نکال رہے ہیں۔ ایسی دھمکیوں کے تو کچھ معنی بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غصہ کے خالی اعلانات اخباروں میں شائع کرانے اور اخباروں کا ان کو موٹے موٹے عنوانات سے شائع کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اس سے سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت ہر قماش اور طبقے کے مسلمانوں کا اولین کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ بجائے بلند بانگ دعاوی کے اور بجائے شاعرانہ تعلیوں کے خاموشی سے پاکستان کی تعمیر اور اس کے مضبوط بنانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ اور جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور جو کام بھی ان کے سپرد کیا جائے۔ اس کو پوری جانفشانی سے سرانجام دیں۔ اس وقت پاکستان کو بچے بچے کے کام کی ضرورت ہے۔ ہر مرد ہر عورت ہر بچہ۔ ہر بوڑھا۔ ہر جوان جب تک یہ نہ سمجھیگا۔ کہ تعمیر پاکستان کا کام صرف اسی نے کرنا ہے۔ خواہ کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔

یہ وقت نہ تو تقریروں کا وقت ہے۔ اور نہ شعر و شاعری کا۔ یہ وقت لن ترانیوں اور تعلیوں کا وقت نہیں۔ اور نہ اعلانات کا وقت ہے۔ بلکہ کام کا وقت ہے۔ اگر آج انہوں نے جی توڑ کر کام نہ کیا۔ تو کل ان پر فرد قرار داد جرم عائد ہو جائے گی۔ جس سے وہ اپنے دلوں میں ڈر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا یہ سنہری موقع عطا کیا ہے۔ اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور اپنے آپ کو دنیا میں سرخرو ہو کر رہنے کے قابل نہ بنایا۔ تو پھر ہم کو کوئی موقع نہیں دیا جائیگا۔ زمانہ کبھی پیچھے کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتا کہ کون پیچھے رہ گیا ہے۔ وہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جو اس کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں مار سکتا۔ اور ان تمام قوتوں کو بروئے کار نہیں لاتا۔ جو حکیم مطلق نے اس کی ہستی میں ودیعت کی ہیں۔ تو زمانہ اس کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور آپ آگے بڑھ جاتا ہے۔ کبھی ایسے ناشکرے انسان کی کوئی مدد نہیں کرتا۔

رول ملٹری گزٹ اور مخالفانہ اعتراض

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان یونین نے وزیر اعظم پاکستان کو جو تار بھیجا ہے۔ کہ قادیان کے احمدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات غلط اور ان کے اکابر کی گرفتاریوں کی اطلاعیں بے بنیاد ہیں۔ اور ہندوستانی فوج ایک مجسٹریٹ کی زیر نگرانی احمدیوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ اس تار سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت کے ارباب حل و عقد چھوٹے سے لے کر بڑے تک صداقت بیانی کی صفت سے گریز کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہاں اس بات میں بھی شبہ نہیں رہتا۔ کہ خود پنڈت جی بھی لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ قادیان میں جو کچھ اب تک فوج اور پولیس کی دست درازیاں ہوئی ہیں۔ تقریباً ہر قدم پر صرف ان کو ہی مطلع نہیں رکھا گیا بلکہ ان کے علاوہ گاندھی جی اور کئی دیگر ہندوستان کے زعماء اور پریس کو بھی ہر واقعہ کی اطلاع وقت پر پہنچتی رہی ہے۔

یہ بات کہ قادیان کے متعلق پنڈت جی جیسی بلند مرتبہ شخصیت کو تردید کرنی پڑی ہے۔ اس معاملہ کی اہمیت پر کھلی کھلی دلیل ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان بھی سمجھتی ہے کہ قادیان کا معاملہ ان کی دیانتداری اور نیک نیتی کی آزمائش ہے۔ کہ دنیا کے سامنے جو بار بار یہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ پنجاب کے فسادات یا یو۔پی وغیرہ کی بدامنی کے جرائم سے اس کا دامن پاک ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان میں آباد رکھے۔ اور یہاں ہندو راج قائم نہیں ہونے دیگی۔ اور ہر مذہب و ملت کو انڈین یونین میں آزادی ہوگی یہ بیانات وغیرہ۔ قادیان کے معاملے کا پرچار اس کے فن عاری پر پانی پھیر دیگا۔ لیکن قادیان میں جو کچھ ہندوستان کی فوج اور پولیس نے کیا ہے۔ وہ اس قدر الم نشرح ہو چکا ہے۔ کہ باوجود یکہ ہندوستانی یونین نے وزیر اعظم جیسی عالیشان ہستی کو تردید پر مجبور کیا ہے۔ مگر پھر بھی دنیا اس پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔ چنانچہ معزز معاصر رول ملٹری گزٹ لاہور جو مسلمہ طور پر ایک غیر مسلم انگریزی جریدہ ہے۔ اور جس کو جانبداری سے کوئی خاص تعلق بھی نہیں۔ اس نے بھی اپنی اشاعت ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ایک افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس میں اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ قادیان کا معاملہ دراصل حکومت ہند کی نیک نیتی کا امتحان ہے۔ مؤقر معاصر نے لکھا ہے کہ [illegible] اس معاملہ کے صحیح [illegible] ڈالی ہے۔ اور چونکہ حق کی تائید کی وجہ سے [illegible] ہم النفصیل میں کسی دوسری جگہ معاصر مذکور کا افتتاحیہ شائع کر رہے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ افتتاحیہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر زعمائے ہندوستان کی آنکھیں کھولنے کا موجب ثابت ہوگا۔ اور وہ معاصر موصوف کے [illegible] پر غور فرمائیں گے۔ اور ان کے مشورہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے کہ دنیا کی نگاہ میں [illegible]

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی نے کیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان سے ایک نوجوان کا خط

یہ خط جس کا ملخص ہم ذیل میں دے رہے ہیں۔ جسمانی اعتبار سے ایک کمزور سے لڑکے کا اپنے باپ کے نام ہے۔ جو بعض وجوہ سے Constitution کا مریض ہے کہ بعض اوقات کے کو دیکھ کر اسکی آنکھیں تھرتھرانے لگتی ہیں۔ مگر واہ رے جوشِ ایمان تیری طاقت! ایسی صورتِ خطر میں جب موت اپنا بھیانک منہ پھیلائے چاروں طرف منڈلا رہی ہو۔ یہ ایمان ہی کو قدرت ہے۔ کہ ایک ناتوان وجود اسے دعوتِ مبارزت دے رہا ہو۔ سچ ہے یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے۔ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس نجی خط کے ضروری حصے نقل کر کے دوستوں سے اس ماں کے لال کے لئے دعائے خیر کی تحریک کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے یہ نوجوان جو ابھی تک دیارِ حبیب کی حفاظت کا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ایمان و عقیدت کا مظاہرہ کریں گے۔ ایڈیٹر

قبلہ و کعبہ حضرت والد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہاں کے حالات تو آپ کو پہنچ ہی جاتے ہوں گے۔ میں کیا لکھوں۔ اور کہاں تک لکھوں۔ مگر قربان جائیے اس خداوند عالم کے جس کے فضل و کرم سے میں ہر طرح سے بخیریت ہوں۔ میرے سپرد دوستوں کی ہر قسم کی ضروریات مہیا کرنے کی خدمت ہے۔ جب میں اپنے نفس پر نظر ڈالتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ مجھ جیسے نالائق کو جسے بات بھی کرنے کا شعور نہیں۔ اس مقام پر پہنچانا یقیناً اسکی قدرت ہی کا ایک کرشمہ ہے۔ الٰہی جہاں تو نے مجھ پر یہ فضل کئے ہیں۔ میرے دل میں اپنی سچی محبت ڈال۔ میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخش۔ آباجان۔ اب تک مجھے چار مواقع پیش آچکے ہیں۔ جن سے محض دستِ قدرت نے مجھے بچا لیا۔ مگر بفضل خدا چاروں مواقع پر خوف و ہراس میرے پاس تک نہیں پھٹکے۔ بلکہ جوں جوں خطرہ بڑھتا جاتا۔ توں توں میرا دل اور مضبوط ہوتا جاتا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

الغرض جب میں اللہ تعالےٰ کے انعامات کا خیال کرتا ہوں۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں خوش و خرم ہوں۔ البتہ جب کبھی ان مقاماتِ مقدسہ اور یارِ حبیب کے فراق کا خیال کرتا ہوں۔ تو دل سے ایک آہ نکل جاتی ہے۔ اور کہتا ہوں۔ کہ میں اس مقدس بستی ہی کی حفاظت کرتے ہوئے اس امانت کو جو خدا تعالےٰ نے مجھے ودیعت رکھی ہے۔ اس کے حضور پیش کر دوں۔ تا اس منحوس گھڑی کو جو بظاہر قریب سے قریب تر ہوتی نظر آرہی ہے نہ دیکھوں۔ ابھی ایک دوست کے خط میں میرے آپ کے نام خط شائع ہونے کا ذکر آیا ہے۔ جسے پڑھ کر میرا دل ندامت سے کانپ اٹھا۔ اور بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ قلق کہ میں الگ کمرے میں جا کر خود گداز سے دعا کرتا رہا۔ کیونکہ بسا اوقات انسان اپنے متعلق حسن ظنی سے کام لیتا ہے مگر مشکلات کی کسوٹی اسے اس کے برعکس ثابت کرتی ہے۔ اس لئے بہت خوف اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کہ اللہ کریم مجھے استقلال بخشے۔ علوم ظاہری و باطنی اور نورِ ایمان سے منور کر کے خاتمہ بالخیر کرے آمین! میرا جینا اور میرا مرنا خدا ہی کے لئے ہو۔ اور اسکی رضا جوئی میرا منتہائے مقصود ہو میرا آقا مجھ سے راضی ہو۔ اور میں اس سے۔ آمین! اللہ تعالےٰ آپ سب لوگوں کو جنہوں نے مجھ پر بیشمار مہربانیاں کی ہیں۔ دونوں جہان میں نیک اجر بخشے۔ اور اپنے فضلوں کا مورد بنائے۔ آپ سب اس سے راضی ہوں۔ اور وہ آپ سے۔ آمین! میری طرف سے سب کو سلام علیکم اور درخواستِ دعا۔ اللہ تعالیٰ ان ذمہ داریوں سے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی لاہور تشریف آوری سے آپ پر پڑی ہیں۔ باحسن طریق عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطرات تو بہت ہیں۔ لیکن مجھے اطمینان ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کی طرف خط لکھنے سے پہلے حضرت صاحب کی طرف خط لکھ کے فارغ ہوا ہوں۔ گو خواہ قرعہ میرے نام نکلے جی۔ میں قادیان ہی میں رہنا چاہتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جان وہی ہے جو اسلام اور احمدیت کے کام آئے۔ یوں تو موت ہر کسی کے لئے مقدر ہے۔ کوئی فرد بشر نہیں ہوا اس سے بچ سکا ہو۔ تو اس سے ڈرنے کے کیا معنی۔ یہ کھڑی آج نہیں تو کل ضرور آکر رہے گی۔ پھر کیوں نہ اس جان کو دین کی راہ میں نچھاور کریں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء

بقیہ صفحہ اول

"اب پنڈت نہرو سے جو امید کی جاتی ہے۔ وہ یہ نہیں کہ وہ تردید ہی شائع کریں۔ بلکہ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی ایسا تعمیری اور عملی اقدام لیکر دنیا پر ثابت کر دیں کہ ہندوستان کے متعلق ان کے اعلانات صرف کھوکھلے الفاظ نہیں بلکہ ہندوستانی حکومت کا حکم تمام ہندوستانی نوآبادی جس میں مشرقی پنجاب بھی شامل ہے۔ نافذ ہے۔"

ایڈیٹر زمانہ انتظامی امور کیلئے منیجر الفضل کو خط لکھیں ایڈیٹر

انتظار

(۱۱)

اس وقت قادیان دنیا کی نظروں کا مرکز بنا ہوا ہے کہ وہاں ہندوستانی گورنمنٹ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔ احمدیہ جماعت کے نزدیک قادیان صرف جماعت کا مرکز ہی نہیں بلکہ ان کی نگاہوں میں اس شہر کا درجہ کعبہ اور مدینہ کا ہے۔ احمدی ایک محبت کش اطوت پسند اور نہایت ہی منظم جماعت ہے۔ جس حکومت کے ماتحت بھی یہ رہتے ہوں اس کے ساتھ وفاداری گویا کہ ان کے مذہب کا ایک جزو ہے۔ اگر قادیان پاکستان میں آجاتا تو کٹر مسلمانوں کی طرف سے مذہبی بنا پر ان کو بدظنی کی ممکن تھی۔ مگر ہندوستان میں آجانے کی وجہ سے اس قسم کے تفکرات کی ان کو کوئی امید نہیں تھی اور وہ پر امن زندگی بسر کرنے کی امید وار تھے۔ مگر بعد کے واقعات نے ان کی ان تمام امیدوں کو غلط ثابت کر کے دکھلایا۔ صرف اس لئے کہ یہ مسلمان تھے۔ مغربی پنجاب سے آنے والی اقلیتوں نے اپنے نقصان کا بدلہ ان پر بے پناہ ظلم توڑنے کی صورت میں لیا۔ احمدیوں کی طرف سے اپنی حفاظت کے ذرائع اختیار کرنے کے فعل کو حکومت کی طرف سے جرم قرار دیا گیا اور ان کی روایات اور سابقہ عمل سے قطعی اغماض کرتے ہوئے ان کے خلاف کارروائی کی گئی اور ان کو ان کے دشمنوں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا۔ جب انہیں قادیان کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو گیا۔ تو ملٹری کی حفاظت میں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو قادیان سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔

بقیہ دو ہزار کے قریب افراد جو وہاں رہے ہیں ان کو نہایت تکلیف دہ حالات میں قصبہ کے مرکزی حصہ میں نہایت تنگ جگہ میں محصور کر دیا گیا ہے انکے کالج ہوسپٹل پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے اور بہت سے رہائشی مکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔

ہندوستانی گورنمنٹ یہ تو اعلان کر سکتی ہے کہ وہ تمام کارروائیاں جو قادیان کے متعلق اس نے کیں ہیں۔ وہ اسے دشمنی کے طوفان سے محفوظ کرنے کے لئے تھیں جو اردگرد امنڈ آیا تھا۔ اس کی صداقت صرف غیر جانبدار تفتیش سے ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا گرفتاریوں اور بدسلوکی سے صاف انکار کر دینا۔ ان حقائق کے خلاف ہے جو آزاد مشاہدہ کرنیوالوں نے اچھی طرح ثابت کر دیئے ہیں۔ اب پنڈت جواہر لال نہرو کو جو کرنا چاہیئے اور جس کی ضرورت ہے وہ تردید نہیں ہیں بلکہ انہیں کوئی ایسا تعمیری اثباتی اقدام اٹھانا چاہیئے جو دنیا پر ثابت کر دے کہ ہندوستانی مقرروں کے اعلانات محض کھوکھلے الفاظ نہیں ہیں اور یہ کہ حکومت ہندوستان کا حکم تمام نوآبادی میں جس میں مشرقی پنجاب بھی شامل ہے نافذ ہے۔ بدول طرفداری و خوف

الفضل کا دفتر

دو الفضل کا دفتر تن باغ لاہور سے پنجاب نیشنل بنک بلڈنگ فلیٹ نمبر ۳ لیمنگٹن روڈ میں آگیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (منیجر)۔

الفضل کا چندہ

دو آج کل جہاں سے منی آرڈر نہیں آسکتے۔ وہاں سے احباب چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بنام منیجر الفضل لاہور بھجوا دیں۔ مدد بھیجنے کی خود ہی ضرورت ہے۔

احباب کرام قدمی خدمت پیش کرتے ہوئے الفضل کے چندوں کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ منیجر

آسیکٹران بیت المال توجہ کریں!

جو آسیکٹران بیت المال جماعت ہائے پاکستان کی طرف برائے وصولی چندہ دورہ پر بھجوائے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوتی کہ روپیہ کی وصولی کے لئے وہ کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اور نہ وہ خود چندہ لے کر آئے ہیں۔

یہ تاکید کی جاتی ہے کہ جب یہ اعلان ان کی نظر سے گذرے وہ خود اپنی کارگزاری سے مطلع کریں۔ اور جو چندہ جمع ہو چکا ہو وہ فوراً کی خزانہ مرکز لاہور میں جمع کرائیں۔

والسلام۔

(دفتر تحریک بیت المال پاکستان لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان گو میری ہے مگر بلا و حذ تعالیٰ کا ہے

(المصلح الموعود)

از ملک منظور احمد گنج منٹگمری ۔ لاہور

مخلوق خدا کی راہنمائی کے لئے ہر زمانہ اور ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوتے رہے چند ایک نبیوں کے حالات کا ہمیں قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ ہر نبی کو ایک عرصہ کے لئے مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور انکار کی حد کر دی۔ مگر اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ آخر وہ قوم تباہ کر دی گئی۔ اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر تباہی آئی۔ اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصائب سے گذرے۔ اور فرعون سے مقابلہ کرنا پڑا فرعون ایک زبردست بادشاہ تھا۔ اس کے پاس سامانِ حرب موجود تھا۔ اس کے پاس فوجیں تھیں اور وہ دنیاوی وجاہت کا مالک تھا۔ اس کے برعکس حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بے سروسامان تھے۔ مگر قادر مطلق خدا آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کی تائید میں آسمانی فوجیں تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون بمعہ اپنی فوج کے غرق کر دیا گیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مظالم توڑے گئے۔ اور آپ کو صلیب دیا گیا۔ مگر آپ کے دشمن بھی اپنے مقصد میں نام رہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیبی موت سے بچا لیا گیا اور پھر ہمارے آقا فخر انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ کی مکی زندگی کا تصور ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ آپ اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کے مظالم برداشت کرنے پڑے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا۔ اور جلتے ہوئے انگاروں پر لٹایا جاتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ حتیٰ کہ آپ کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ یہ کتنا لرزہ خیز تصور ہے۔ کہ دوات کی تاریکی میں حضور علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کر ایک ساتھی کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوتے۔ اور مکہ سے باہر نکل کر آپ نے شہر کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے بہت پیارا ہے۔ مگر تیرے رہنے والے لوگوں نے مجھے یہاں سے نکالا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں۔ کفار نے مدینہ میں بھی آپ کا پیچھا کیا اور حضور علیہ السلام کو ناکام بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو بدستور جاری رکھا چنانچہ ان تمام مظالم کے باوجود آپ کامیاب ہوئے اور تیرہ سال کے بعد آپ پھر اسی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے جس میں سے آپ کس مپرسی کی حالت میں نکلے تھے۔ آخر دشمن مغلوب ہوا اور اسلام کا جھنڈا اپنی پوری شان کے ساتھ بلند ہوا۔ پس یہ خدائی سنت ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے۔ مگر آخر فتح صداقت کی ہوتی ہے۔

آج ہمیں حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہوا ہے۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ثبوت حاصل کرنا اور آپ کا نائب ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت بھی ان حالات سے دوچار ہو۔ جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہونا پڑا۔ اس لئے ضرور تھا کہ جلد یا بدیر احمدیہ جماعت پر بھی انہی مظالم کی یاد تازہ کی جاتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور قادیان کے حالات مخدوش ہو گئے۔ ایسا ہونا مقدور تھا اس لئے بھی کہ اول اور آخر میں فرق نہ رہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ خدائی سنت پوری ہو۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ جماعت کا امتحان ہو جائے۔ پس یہ ابتلاء ہم پر ایک امتحان کا رنگ رکھتی ہے۔ ہم ساری دنیا کو فتح کرنے کا ایک عزم لے کر اٹھے ہیں اور کر کے رہینگے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مگر اتنا بڑا اور عظیم الشان کام ہم سے اتنی ہی بڑی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ جس طرح دنیا کی حاصل کرنے کے لئے کئی امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی کئی امتحانوں سے گذرنا ہوگا۔ ابھی ہم پر پہلا امتحان وارد ہوا ہے۔ آج خدا تعالیٰ نے پہلی دفعہ ہمارے دکھ کو پرکھنے لگا ہے ایک لمبا عرصہ ہم قربانی لاقدیں سنتے رہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جب تک کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ قربانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں اور جس دن کوئی قوم یہ چاہے کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ قربانی کے مطالبہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے یاد کر رہا ہے اور جو شخص قربانی کے بند کئے جانے کا خیال بھی دل میں لاتا ہے وہ ایمان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ جو امید رکھتا ہے کہ قربانی کا دروازہ بند کر دے وہ گویا دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھے چھوڑ دے۔ اے خدا مجھے بھول جا۔ اے خدا مجھے کبھی یاد نہ کر۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی دعا کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔ مومن کا مذہب تو ہر قربانی کے مطالبہ پر وہی ہوتا ہونے اور ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے ایک شعر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ یار کے کوچے میں عاشق کا سر کاٹ دیا جائے تو اس فیصلہ کے سننے کے بعد جو سب سے پہلے یہ کہے گا کہ میں عاشق ہوں تو وہ میں ہونگا۔ خوب یاد رکھو۔ موت ہی دراصل زندگی ہے اور قربانی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۴۲ء الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء)

پس یہ جماعت ایک لمبے عرصہ سے قربانیوں کا درس سنتی رہی۔ مگر آج ان درسوں کا اثر دیکھانے کا موقع آن پڑا ہے اور آج ہمیں اللہ تعالیٰ کو دکھلا دینا ہے کہ گو کام تو تیرا ہے اور تو ہی کرے گا۔ مگر ہم بھی اپنی کوششوں میں پیچھے نہیں ہٹے اور ہم نے اپنی جان بے دریغ تیرے حضور پیش کر دی اللہ تعالیٰ کی بشارتیں اور وعدے ضرور پورے ہو کر رہینگے جیسا کہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں" اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں اطمینان دلایا ہے۔ کہ اے مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم نہ کرنا بالآخر غلبہ تم ہی کو ہے اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہو گے اور پھر فرمایا کہ میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔ بہرحال یہ آسمانی فیصلہ ہے کہ احمدیت کامیاب ہو گی اور ضرور ہو گی۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں۔ ہم اپنی جائیں اسی کے سپرد کر دیں۔ اس وقت ہمارے ہزاروں بھائی خالصتاً خدا کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈالکر اور اپنی جائیں ہتھیلیوں پر رکھ کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ سب کیوں دنیا پر لات مار کر دین کے لئے موت سے ٹکرا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے احمدیت کی تاریخ لکھنے والا مورخ ان کے نام سنہری حرفوں سے لکھے گا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالکر اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنے اندر جذب کیا۔ اے خدا تو ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی تیری خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ ہم سے کوتاہیاں ہوئیں مگر اے خدا تو ان سب کو نظر انداز فرما۔ تو ہی سب قدرتوں پر حاوی ہے۔ تو ہی ہم میں ایمانی قوت پیدا کر تا ہم تیرے موعود خلیفہ کے ہر لفظ پر لبیک کہنے والے ہوں جو فرماتے ہیں کہ ہر زبان گو میری ہے مگر بلا و حذ تعالیٰ کا ہے"

پس خدایا تو ہی ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی جان تیرے حضور پیش کرتے ہیں ذرا بھر ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

آمین الہم آمین۔

ضروری اعلان

برائے انسپکٹران بیت المال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جائے کہ جس علاقہ میں دورہ کریں۔ وہاں کی جماعتوں سے بیاد گرتوں گیلنے کمبل لحاف وغیرہ ہر قسم کے کپڑے وصول کر کے بھجوائیں۔ سو اس حکم کی تعمیل میں انسپکٹران بیت المال کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے دورہ میں جماعتوں سے کپڑے وصول کر کے جلدی لاہور بھجوانے کی کوشش کریں۔ سردیاں شروع ہو گئی ہیں۔ دوستوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کہاں ہیں؟

پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آج کل کہاں ہیں۔ اور کیا کر رہے ہیں ان کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اب دوبارہ بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فوراً اپنی نقل حرکت سے دفتر بیت المال جودھامل بلڈنگ لاہور میں اطلاع دیں اور اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر بیت المال لاہور کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اُردو اور پاکستان

(مرزا منظور احمد از پشاور مولوی فاضل بی۔ ایس سی)

موجودہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے رقبہ میں مختلف نسلیں آباد ہیں۔ مگر اس نسلی اختلاف کی نسبت سے ان کی بولیوں میں تفاوت نہیں۔ پھیلاؤ اور وسعت کے اعتبار سے بنگالی سندھی پنجابی۔ بلوچی اور پشتو قابل وقعت زبانیں ہیں اگرچہ اردو ان لوگوں میں سے کسی ایک کی بھی مادری بولی نہیں۔ لیکن تفوذی حیثیت سے تقریباً سارے رقبہ میں اچھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان میں سے کونسی زبان یہ قابلیت رکھتی ہے۔ کہ اسے پاکستان کی مستند زبان بنایا جا سکے۔

کسی ملک کی مستند زبان ایسی زبان کو بنایا جا سکتا ہے۔ جو کم از کم مندرجہ ذیل خوبیاں رکھتی ہو

(۱) ملک کے اکثر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہو

(۲) اس کی فطرت میں اتنی سمائی اور لوچ ہو۔ کہ ملک کی دوسری زبانوں اور غیر ملکی زبانوں کے وقیع الفاظ کو اپنا کر ہم آمیز کر سکے۔

(۳) ملک کی مختلف قوموں۔ مذہبوں اور تہذیبوں سے متعلق ہر قسم کا ادب اس میں ترجمہ ہو چکا ہو۔

(۴) آلات جدید و قدیم۔ علوم و فنون کی کتب کا اس زبان میں ترجمہ ہو چکا ہو۔

(۵) اس زبان میں خود اتنی اہلیت ہو۔ کہ اعلیٰ علوم و فنون کا ذریعہ تعلیم بن سکے۔

۶۔ اس زبان کی مکمل اور جامعہ لغت موجود ہو

۷۔ اعلیٰ علوم و فنون کی اصطلاحات کی ڈکشنری موجود ہو۔

(۸) اس زبان میں مخزن العلوم (انسائیکلوپیڈیا) ہو

(۹) اس زبان کا رسم الخط ہمسایہ ملکوں کے رسم الخط سے ملتا جلتا ہو۔ تاکہ ان سے مجلسی اور سیاسی تعلقات قائم ہو سکیں۔

جن بولیوں کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں سے اردو۔ بنگالی اور غالباً سندھی بھی ترقی یافتہ زبانیں سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن سوائے اردو کے ان میں سے کسی ایک میں بھی متذکرہ بالا خوبیاں بدرجہ اتم نہیں پائی جاتیں۔ اردو کے متعلق یہ کہنا کہ یہ سندھ۔ پنجاب اور صوبہ سرحد میں سمجھی جاتی ہے اب کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ بولنا اور سمجھنا تو درکنار اس نے پنجاب اور سندھ کے متمدن خاندانوں اور علم دوست گھرانوں میں ماں کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اور لاہور تو اردو رسائل کتب اور اخبارات کی فراوانی کی وجہ سے مرکز اردو کہلانے لگا ہے۔ اردو [illegible] کی وجہ سے ان علاقوں میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں تعلیم ہم کو نہیں۔ مثلاً ذرہ غیور ہو اس کے اردگرد دو تک ان بے خبر اور جہلا ناک پہاڑیوں میں بھی جہاں کے رہنے والے جابر اور کوتہ قد ہیں یہ زبان سمجھی جاتی ہے۔ پنجابی بولی جائے۔ تو نہ سمجھی جائے گی۔ اسی طرح کشمیری اور سندھی بھی نہ سمجھی جائے گی۔ لیکن اردو اگر بولی جائے تو پشتو یا ٹوٹی پھوٹی اردو میں جواب ملتا ہے اس کے علاوہ یہ بلوچستان کے چلتی اور ریگستانی علاقوں میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں ہر قسم کے وسائل مسدود ہیں۔ اور قدرت بھی ان خاصیوں کے مادے سے محروم ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شمال مغربی سرحدی پہاڑوں اور بلوچستان میں پشتو کے علاوہ فارسی بھی سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک عرصہ تک فارسی بولنے والوں کا یہاں گذر رہا ہے۔ لیکن اردو اس صورت حال کے باوجود اپنی مخصوص لسانی خوبیوں کی بنا پر ان گوشوں اور دوردوں میں بھی اپنی نفوذی شعاعیں پھینکتی رہی ہے۔ اور پھر یہاں تو صرف اس زبان سے متعلق ہے ہی نہیں۔ جو مخصوص رقبہ میں رائج ہو۔ بلکہ وہ زبان ہو موضوع بحث ہے جو پاکستان کے ہر علاقہ۔ ہر گوشہ اور ہر کونہ میں بولی اور سمجھی جائے۔ اور وہ اردو ہی ہے اسی طرح مشرقی پاکستان پر بھی ٹیگور کی ہمہ گیر ادبی اور بنگالیوں کی مخصوص لسانی عصبیت کے باوجود اردو کا قبضہ ہے۔ پس اس زبان کا اس کی ہمہ گیر صفات کی بنا پر اور کوئی ملکی زبان مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مشرقی پاکستان اگرچہ ہم سے کالے کوسوں دور ہے۔ مگر مشترک زبان کے توسط سے ہم میں ایسے مضبوط تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں کہ جنہیں دنیا کا کوئی انقلاب کوئی قوت نہیں توڑ سکے گی۔ ورنہ بصورت دیگر انسانی یا اصطناعی سڑک و کار ریلوے بنے ہوئے ہوئے بھی ہم میں عالمگیر اتحاد کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا۔ (ہندو دی کا وسیع تر تین جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ مشترک انسانی اغراض کے احترام کے پروگرام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ثقافتی اتحاد کے بغیر صحیح اتحاد ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ اور اگر صحیح اتحاد ہی پیدا نہ ہو۔ تو انحصار باہمی کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ جانچی تلی بات ہے۔ کہ انحصار باہمی ہی ایسا ذریعہ ہے۔ جو صحیح معنوں میں ایک انسان کو دوسرے انسان سے۔ ایک قوم کو دوسری قوم سے اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے جوڑتا ہے۔ اس لئے اگر انحصار باہمی نہ رہا تو اتحاد کا پیدا ہونا ناممکنات میں سے ہو جائیگا اور بغیر اتحاد کے قومی زندگی اور فلاح غیر یقینی ہے۔ بالکل غیر یقینی۔ المختصر کہ بجز ثقافتی اتحاد کے پاکستان خوابوں اور امیدوں کا ایک روتا ہوا ہجوم ثابت ہوگا۔ بس۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان

دیہاتی مبلغین جہاں جہاں ہوں فوراً دفتر دعوت و تبلیغ لاہور جودھامل بلڈنگس اپنا پتہ تحریر کر کے بھیج دیں۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔ دفتر دعوت تبلیغ لاہور جودھامل بلڈنگس

خیریت مطلوب ہے

خاکسار عرصہ چھ ماہ سے جیل میرپور میں حیدرآباد سٹیٹ کے کیس میں قید ہے۔ میرے عزیز بیوی بھائی وغیرہ کا تاحال کوئی علم نہیں ہو سکا۔ مہربانی کر کے جو احباب ان کے متعلق علم رکھتے ہوں۔ وہ ان شانہ اپنے آگاہ فرما دیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اور سیر آف دنجواں ضلع گورداسپور خوشاب کیتال کالونی ضلع سرگودھا میں اوورسیر تھے۔ کئی خطوط ان کو لکھ چکا ہوں۔ مگر ان کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو مجھے اطلاع دیں

(۲) چوہدری فقیر اللہ صاحب آف لودی تھل ضلع گورداسپور منیجر احمد صاحب آف دنجواں سٹوڈنٹ II ایر تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

(۳) چوہدری دین محمد احمدی پنڈی متصل فتح گڑھ چوڑیاں حملہ کے وقت گاؤں سے بھاگے۔ تو میری والدہ بچوں سمیت ان سے بچھڑ گئی تھیں۔ معلوم نہیں وہ کہاں ہیں۔

(فضل احمد چوہدری ڈپٹی میجر حیدرآباد سٹیٹ حال سب جیل میرپور خاص)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور کالج عنقریب کھل جائینگے

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج کے طلباء اور اساتذہ کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ عنقریب ہمارا اپنا سکول اور کالج کھل جائیگا اساتذہ اور طلباء حاضر ہونے کیلئے تیار رہیں۔ نیز فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کے طلباء بھی فی الحال اپنے کالج کھلنے کا انتظار کریں۔ اور کسی اور کالج میں داخل نہ ہوں

(خاکسار محمد الدین۔ ناظر تعلیم و تربیت لاہور)

مضبوط۔ خوبصورت اور ارزاں سائیکل

ملنے کا پتہ: مجید عالم اینڈ برادرز چوک دالگراں سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

ضرورت ہے

ایک اکاؤنٹنٹ کلرک کی جو دکان کا حساب کتاب باقاعدہ رکھ سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لاویں۔

گلیسر اینڈ کمپنی ۹ میکلیگن روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں ایک نیا آرڈیننس

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ قائداعظم مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کا نام بینکنگ کمپنیز آرڈیننس ہوگا۔ اس کے ذریعے بینکنگ کمپنیوں کو عارضی امداد بہم پہنچائی جائیگی۔

ذیلداروں اور سفید پوشوں کے عہدے ختم کر دیئے گئے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ذیلداروں اور سفید پوشوں کے عہدے ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے اپنی اعلان کردہ پالیسی میں ان عہدوں کے اڑانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

ایک ہفتہ میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان پناہ گزین پاکستان میں آئے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ۱۸ر اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ایک لاکھ ۶۲ ہزار مسلمان پناہ گزین پیدل گاڑیوں اور موٹروں کے ذریعے پاکستان کی سرحد میں داخل ہوئے۔

۱۸ر اکتوبر کو دہلی سے سات ہزار مسلمان کوٹلہ سے ساڑھے تین ہزار مسلمان بذریعہ ٹرین آگے پیدل آنے والے پناہ گزینوں کی تعداد پچاس اور ساٹھ ہزار کے درمیان تھی۔ ۲۰ر اکتوبر کو دالٹن گنج کیمپ سے ساڑھے سات ہزار چار سو پچاس پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں پہنچایا گیا

مشرقی بنگال میں کوئلہ کی کان

چٹاگانگ ۲۲ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال (پاکستان) کا ایک تحقیقاتی پارٹی نے چٹاگانگ سے ۱۲ میل شمال کی طرف کوئلہ کی ایک کان دریافت کی ہے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹر آف انڈسٹریز مشرقی بنگال عازم ڈھاکا ہو رہے ہیں امید ہے کہ اس کان کے کوئلوں کی مزید تحقیقات ڈھاکا یونیورسٹی میں کی جائے گی

حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ہندوستان سے احتجاج

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے پناہ گزینوں کے محکمہ نے حکومت ہند کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے مشرقی پنجاب کی بجائے ہندوستان کے دیگر مقامات سے بھی پناہ گزینوں کی گاڑیاں مغربی پنجاب میں بھیجی جا رہی ہیں۔ یہ اقدام ۱۵ر اکتوبر کے اس سمجھوتے کے خلاف ہے جو امرتسر میں طے ہوا تھا۔

یادداشت میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دہلی سے پناہ گزینوں کی گاڑیوں کی روانگی کو اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے جبتک کہ وہ دونوں حکومتیں فوجی اڈوں کی طرف مشترکہ طور پر ایسا کرنے کی اجازت نہ دیدیں

سرحدی علاقوں میں بدامنی ختم کرنیکا ارادہ

بریگیڈ کمانڈروں کے اہم فیصلے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ لاہور ایریا کمان کے مرکز میں پاکستان اور ہندوستان کے سرحدی دستوں کے بریگیڈ کمانڈروں کی اہم کانفرنس ہوئی۔ اس میں سرحدی علاقوں میں دونوں ڈومینین کے فوجی دستوں میں تصادم کے امکانات دور کرنے پر غور کیا گیا اور متعدد فیصلے کئے گئے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے بریگیڈیر نذیر احمد شریک ہوئے اور ہندوستان کی طرف سے بریگیڈیر ایم ایس چوپڑہ نے شرکت کی کانفرنس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے

(۱) دونوں فریق ایک دوسرے کو فوجوں کے مقام تعین سے باخبر رکھا کریں گے

(۲) سرحدی دستے کسی افسر کے باقاعدہ حکم کے بغیر فائرنگ نہ کیا کریں گے۔ ابتک دستوں نے جو فائرنگ کیا ہے اس کی پوری تحقیقات کی جائے گی۔

(۳) سوائے مسلح شخص کے کسی اور پر گولی نہ چلائی جائے گی۔

(۴) فریقین ہر جگہ پناہ گزینوں کی مدد کریں گے اور اغوا شدہ عورتوں اور لڑکیوں کو برآمد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(۵) فوجی ملازمین کی تلاشیاں نہیں لی جایا کریں گی نہ ہی فوجی دستوں کی نقل و حرکت میں تاخیر کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

پٹھانستان کے حامیوں کو پاکستان کا دشمن تصور کیا جائے گا

وزیر اعظم سرحد کا اعلان

پشاور ۲۲ر اکتوبر۔ خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے پاکستان ریڈیو پشاور سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا چند سرپھرے دشمنوں سے سازباز کر کے پٹھانستان کا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ میں ان لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ان کی سرگرمیوں کو اب برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں مسلم قوم کا دشمن تصور کیا جائے گا۔

آپ نے کہا عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وطن کے ان دشمنوں کے بہکانے میں نہ آئیں۔ اور ان سے بیزاری کا اظہار کر کے انکی کوشش کو ناکام بنا دیں

وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ حکومت پاکستان بہت مضبوط ہے۔ وہ ملک و قوم کے غداروں کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے

وزیر خارجہ عراق کا تار قائداعظم کے نام

سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر پر اظہار تشکر

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کو حکومت عراق کے وزیر خارجہ کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراق کی حکومت سر محمد ظفر اللہ خاں کی اس عظیم الشان تقریر پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتی ہے۔ جو انہوں نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اتحادی اقوام کی فلسطینی کمیٹی میں مسئلہ فلسطین کے متعلق کی تھی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے اس کے جواب میں حکومت عراق کو مطلع کیا ہے کہ قائداعظم کو اس بات سے انتہا درجہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر کو عراق گورنمنٹ نے از حد پسند کیا ہے

لاہور اور قصور کے درمیان

ڈیزل کار چلا کرے گی

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولت کے لئے ایک ڈیزل ریل کار لاہور اور قصور کے درمیان چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ ریل کار ایک ۲۴ر اکتوبر سے چلنا شروع ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو امیدوار ۱۵ر نومبر کو اور ٹیلی اور موجودہ ہندوستانی امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں وہ عارضی طور پر انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے صرف انگریزی امتحان میں بھی شامل ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان امتحانات میں شامل ہونے کے لئے امیدوار دفاتر کی طرف سے داخلہ کے فارم اور فیس یونیورسٹی میں موصول ہو چکی ہوں۔

صدر انجمن احمدیہ کا تار پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

مندرجہ ذیل تار صدر انجمن احمدیہ مرکز لاہور نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے نام بھیجا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ نے قادیان کے احمدی مسلمانوں کی گرفتاری اور ان پر ظلم و تشدد کرنے کے واقعات سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ دہلی۔ امبالہ کی لاری کے ذریعہ حفاظت کا انتظام کیا جا رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ واقعات کو نہیں جانتے جبکہ سابقہ گورنمنٹ ایک طرف کانگریس پر لشکر کشی کی تھی۔ تو دوسری طرف انکار کیا جاتا تھا کہ کوئی تشدد نہیں ہو رہا۔ حالانکہ دو سکرٹری ایک اسسٹنٹ سکرٹری تین مشنری اور کئی دوسرے کارکن غلط الزامات کی بنا پر گرفتار کئے جا چکے ہیں امام جماعت احمدیہ اور کئی دوسرے گھروں کی تلاشیاں لی گئی ہیں۔ محلہ کے محلہ زبردستی خالی کروائے اور لوٹ لئے گئے ہیں جماعت احمدیہ کی عمارات جن میں تعلیم الاسلام ڈگری کالج تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دو ہسپتال شامل ہیں پر بندوقی حملہ کر کے قبضہ کر لیا گیا ہے احمدیہ پریس اور مرکزی لائبریری پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۲۰ عورتوں کا اغوا کیا گیا اور تقریباً ۲۰۰ مسلمان جو فی الحال شناخت نہ بنائے گئے اور ان کے لواحقین کو انکی لاشوں تک پہنچنے نہیں دیا گیا۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے آپ کے

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

ملک فیروز خاں نون کل قائد اعظم کے ذاتی نمائندے کی حیثیت سے استنبول روانہ ہو جائینگے

میں مانتا ہوں کہ تقدیر نے کچھ کے دے دے کر انکے مزاج کو برہم کر دیا ہے لیکن بہادروں کو مصائب کا مقابلہ بہادری ہی سے کرنا چاہیئے مسٹر کھوڑو مسٹر پٹیل کا خراج تحسین

ملک فیروز خان نون کی روانگی

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ ملک فیروز خاں نون کل عراق، ایران، لبنان، شام، مصر، عرب اور ترکی کے ممالک میں قائد اعظم کا ذاتی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے ان ممالک میں آپکی حیثیت ایک سفیر کی ہوگی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کے اس دورے کا مطلب ان ملکوں سے پاکستان کے ثقافتی اور معاشی تعلقات کو مستحکم کرنا ہے آپ ہفتے کو دوپہر کے بعد استنبول کو روانہ ہو جائیں گے ان ممالک کے دورے کے دوران میں آپ قائد اعظم طیب فنڈ کے لئے چندہ اور کپڑے بھی فراہم کریں گے

مصر میں ہیضے کی تباہ کاریاں

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ ہیضے نے مصر کو شکنجے میں کس کر رکھ دیا ہے۔ آج اس شکنجے کی گرفت کچھ زیادہ ہی سخت ہو گئی کل صبح آٹھ بجے تک ۵۶۱ نئے مریض ہوئے۔ اس میں ۱۲ نئے مریض بالائی مصر کی ولایت بنی سیف کی بھی شامل ہیں اس ولایت کو ملک کے باقی حصوں سے الگ تھلگ کر دیا گیا ہے ۲۳ ستمبر سے کل صبح تک ۳۱۹۰ افراد ہیضے کا شکار ہو چکے ہیں۔

گزیٹڈ افسر کے مکان سے اسلحہ برآمد ہوا

لاہور (منگل) لاہور پولیس نے پاکستان کی مرکزی حکومت کے ایک گزیٹڈ افسر کے مکان سے چھ بندوقیں، دو ریوالور، ایک پستول ایک ریوالور اور ایک گیتی برآمد کی یہ اسلحہ کمرے سے برآمد کیا گیا ہے جس پر مہر لگا دی گئی تھی۔

پولیس کو یہ اطلاع ملی کہ یہ افسر مکان کے اس کمرے سے باقاعدگی کے ساتھ سامان [illegible]

پٹیالہ ۲۲ اکتوبر۔ پٹیالہ پنچایت کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر پٹیل نے کہا "میرا ارادہ ہے کہ میں جس نے ہمیشہ آپ کی جرأت، حوصلے اور حب الوطنی کو سراہا ہے آج آپکو قوم کی بہتری کے پیش نظر مشورے دوں"۔ آپ نے اپنی گزشتہ اپیل پر ہمارا رجحان پٹیالہ کی طرف سے کامل سرگرمی کے ساتھ تعاون کا تشکر یہ ادا کیا۔ جو آپ نے مسلمان قافلوں کے صحیح و سالم گزرنے کے متعلق کی تھی۔

مسٹر پٹیل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سکھوں کے اس خطرناک صورت حالات کے وقت اہم معاملات میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ میں مانتا ہوں کہ تقدیر نے جو انہیں کچھ دے دیا ہے اور اُن سے انکے مزاج برافروختہ ہو گئے ہیں اور عقل انکے دل و دماغ پر حاوی ہو گیا ہے لیکن وہ بہادر ہیں۔ اور انہیں مصائب کا بہادری سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ لیکن بہادروں کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ معصوموں کا خون کر کے اپنی کرپانوں، ملک اور قوم کی لاج پر دھبہ نہ لگائیں۔ یہ وقت تعبر و تحمل سے بیٹھ کر اپنی قوم کی فلاح کے لئے سوچنے کا ہے۔ انتظام کے دشمنوں کو پورا کرنے کی امید میں باندھنے کا نہیں ہے

---

۴ چوراتا رہا۔ جسے مالک مکان کے لاہور سے چلے جانے کے بعد سربمہر کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے اس کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لی تلاشی کے دوران میں پولیس نے اس کمرے کو بھی دیکھا جس میں مالک مکان اپنا سامان رکھ کر گیا تھا۔ اور انہی میں سے یہ اسلحہ برآمد کیا۔

ہندو مقامی حکومت کیخلاف ڈائریکٹ ایکشن

چھ پور ۲۲ اکتوبر۔ بنگال اپوزیشن بنگلہ نے حکومت ہند و ستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ وزراء جو قوتوں کو وزارت میں اور ذمہ کو آئینی اصلاحات کی کمیٹی میں شامل کر لیا جائے یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر اس مطالبے کو منظور نہ کیا گیا تو ڈائریکٹ ایکشن کی مہم جاری کر دی جائیگی۔

ایم اے کے امتحانات

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ مسٹر محمد افضل اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے آج اعلان کیا کہ ایم۔ اے کے امتحانات جو ۲۷ نومبر کو ہو رہے ہیں وہ صرف لاہور اور راولپنڈی ہی میں لئے جائیں گے وہ امیدوار [illegible]

گورداولپنڈی کے سنٹر میں امتحان دینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً اس بارے میں امتحانوں کے اسسٹنٹ رجسٹرار کو اطلاع دیں

ننکانہ صاحب کو ویٹیکن سٹی قرار دیا جائے

امرتسر ۲۳ اکتوبر۔ خیالی کہ تار سنگھ نے مطالبہ کیا ہے کہ گورو نانک جی کے جنم استھان ننکانہ صاحب کو وہی درجہ حاصل ہو جو روم میں پوپ کے شہر (ویٹیکن سٹی) کو ہے آپ نے گاندھی جی کے نام ایک تار بھی بھیجا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں سے دونوں قوموں کے تحفظ کے متعلق کوئی تسلی بخش انتظام نہ ہو جائے جب تک سکھ قوم اپنے [illegible]

پنڈت پریم ناتھ بزاز کی گرفتاری

سرینگر ۲۲ اکتوبر۔ کشمیر کے مشہور سوشلسٹ پنڈت پریم ناتھ بزاز مدیر روزنامہ ہمدرد کو آج گرفتار کر لیا گیا۔ آپ مستقبل قریب میں کسان مزدور کانفرنس اور کشمیر سوشلسٹ پارٹی کا مشترکہ وفد لے کر دہلی اور کراچی جانے والے تھے تاکہ مسلم لیگ اور کانگریس کے باہمی گمان پر [illegible]

پٹیالہ کے اکابر کی پراسرار گمشدگی

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سٹیٹ مسلم لیگ پٹیالہ کے صدر شیخ وزیر احمد فاروقی مفقود الخبر ہیں۔ ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کو آپ کے مکان پر ایک ٹرک پہنچا اور آپ سے کہا گیا۔ کہ وزیر اعظم نے آپ کو ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ آپ وزیر اعظم کے بنگلے پر پہنچے اور دیکھا کہ وہاں سید رضا حسین شاہ صاحب سیشن جج بھی ملاقات کے منتظر بیٹھے ہیں یہ دونوں حضرات اس دن سے گم ہیں

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قلعہ بہارگڑھ [illegible]

میاں افتخار الدین کا نیا عہدہ

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ مغربی افریقہ سے یہ خبر ملی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر مہاجرین میاں افتخار الدین کو نیابت خلیفہ پاکستان کی حکومتی حکومت کے کابینہ میں شامل کر لیا جائے گا آپ مملکت پاکستان میں وزیر مہاجرین ہی کے عہدے پر فائز ہوں گے۔ اور آپ کا ہیڈ کوارٹر لاہور ہی میں ہو گا

مہار اجکمار محمود آباد کا مسلم لیگ کی رکنیت سے استعفیٰ

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر۔ محمود آباد کے مہاراجکمار مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں آپنے استعفے کے وقت بیان دیتے ہوئے کہا کہ اب مسلم لیگ کی ضرورت نہیں رہی مسلم لیگ کے ذمہ دار لیڈر مسلمانوں کو کسمپرسی کے عالم میں ہندوستان چھوڑ کر خود پاکستان میں چلے گئے ہیں آپنے مشرقی پنجاب کے وزیر کے بیان پر کڑی تنقید کی اور حکومت ہندوستان کو یقین دلایا کہ وہ اپنی حکومت کے

رام راج کا نعرہ لگانیوالا اکثریت پسند طبقہ نوجوانوں کی دلوں میں گھس کر انہیں اپنے پاؤں مضبوط کرنا چاہئے

کولھاپور ۲۲ اکتوبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے ملک کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ہندو راج کا نعرہ لگانیوالے اکثریت پسند ہیں وہ نوجوانوں کو مذہب اور فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسا کر انہیں کچل دینا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کو ہنگامی معاملات کی طرف متوجہ رکھیں اور اس اثنا میں اپنے پاؤں مضبوط کر لیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ "رام راج" کا نعرہ لگانے والے عوام کے دشمن اور سرمایہ دار ہیں جو کسی صورت میں بھی ہندوستان کو اپنی گرفت سے آزاد نہیں ہونے دیں گے وہ لوگ اس وقت کہاں تھے۔ جب عوام پر طاغوتی سامراج کے ساتھ برسرپیکار تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah